اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

قادیان

اللہ اکبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

ایڈیٹر: غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرونِ ہند ۱۰/ بیرونِ ہند ۱۳/

نمبر ۹۰ | مورخہ ۲۱ رشوال سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۷ رجنوری سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۲۶ جنوری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی تکلیف سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۲۳ جنوری انبالہ سے شیخ احمد دین صاحب کی نعش بذریعہ لاری پہونچی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

۲۴ جنوری اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی بارش ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ سب گروہ متفق ہو کر میرے استیصال کے درپے ہوں

(فرمودہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

"اللہ تعالےٰ کی نظر سے صادق اور کاذب، خائن اور مظلوم پوشیدہ نہیں ہیں۔ اب ضروری ہے کہ سب گروہ متفق ہو کر میرے استیصال کے درپے ہوں جیسے جنگ احزاب میں ہوئے تھے۔ جو کچھ ہوتا ہے یہ سب خدا تعالیٰ نے چاہا ہے۔ میں نے جو خواب میں دیکھا کہ دریائے نیل کے کنارہ پر ہوں اور بعض چلائے کہ ہم پکڑے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا وقت بھی آئے۔ جو جماعت کو کوئی یاس ہو۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا زور آور حملوں سے سچائی ظاہر کردیگا۔ سو یہ پورا زور لگائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ لوگ ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ جو خدا کی طرف سے میں پیش کرتا ہوں۔ مگر وہ دیکھ لیں گے۔ کہ انکو ما بھگتا کیسے ہوتا ہے" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء)

لوکل جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے سیاسی انجمن کا قیام

احراریوں کی پیہم اشتعال انگیزیوں اور انتہائی بدزبانیوں کیوجہ سے احمدیوں میں بے حد جوش

حکومت پنجاب سے دس دن کے اندر جواب کا مطالبہ

سیاسی انجمن قائم کرنے کی اجازت

۲۳ جنوری بعد نماز عصر لوکل جماعت احمدیہ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس مقامی انجمن سیاسیہ کے عہدیداران کا انتخاب کرنے اور احراریوں کی اشتعال انگیز حرکات۔ اور دل خراش بدزبانی سے افراد جماعت کو آگاہ کرنے کے لئے قاری غلام مجتبیٰ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سیاسی انجمن بنانے کے متعلق حسب ذیل اجازت نامہ پڑھکر سُنایا:۔ مکرمی غلام مجتبیٰ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جماعت احمدیہ قادیان کے ریزولیوشن کی اطلاع ہوئی۔ میری طرف سے جماعت کو اطلاع کر دیں۔ کہ اگر مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھتے ہوئے وہ سیاسی انجمن قائم کرنا چاہیں۔ تو میری طرف سے اجازت ہے۔

۱۔ کوئی سرکاری ملازم اس سے تعلق نہ رکھے ۔

۲۔ آپ لوگ اپنے کام کا مالی بوجھ خود ہی اٹھائیں۔ مرکزی فنڈز سے آپ کو کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ ہاں آپ کو اجازت ہوگی۔ کہ اپنے ممبروں سے یا دوسرے ہمدردی رکھنے والے لوگوں سے چندہ کرلیں ۔

۳۔ یہ اجازت سردست ایک سال کے لئے ہوگی۔ اس کے بعد دوبارہ اجازت کی ضرورت ہوگی ۔

۴۔ جیسا کہ میں نے اپنے خطبہ میں بیان کیا ہے۔ اور جیسا کہ آپ لوگوں نے خود بھی لکھا ہے۔ شریعت اور قانون کی پابندی آپ لوگوں کے مدنظر رہے۔ اور تمام کام اس دائرہ کے اندر رہے ۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ شریعت اور قانون کی پابندی کرتے ہوئے بھی۔ انسان اپنے حقوق کی حفاظت کرسکتا ہے بلکہ مجھے یقین ہے۔ کہ صحیح راستہ حقوق کے حاصل کرنے کا ہے ہی یہی۔ صرف ضرورت عقل دوڑانے کی اور خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے راستوں کو معلوم کرنے کی ہوتی ہے۔ اور اس امر کی کہ انسان مومنانہ طور پر دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو۔ جو قربانی کرتا ہے اسے خدا تعالےٰ ضرور فتح دیتا ہے۔ جو موقعہ سے باتیں کرتا ہے۔ وہ قانون توڑ کر بھی شکست ہی کھاتا ہے ۔

پس قربانی کی رُوح پیدا کریں۔ اور خدا تعالےٰ کی دی ہوئی عقل سے کام لینے کی عادت ڈالیں۔ پھر شریعت اور قانون کی پابندیاں آپ کے لئے روک نہیں۔ بلکہ ہدایت کا موجب بنیں گی۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔ ۲۲/۱/۳۵

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اجازت نامہ۔ اور اس میں بیان کردہ شرائط کے رو سے چونکہ قاری صاحب موصوف بوجہ گورنمنٹ پنشنر ہونے کے انجمن سیاسی کے کسی کام میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے آپ نے یہ کہتے ہوئے کہ اگر یہ شرط عائد نہ ہوتی۔ تو میں سب سے پہلے اس میں شامل ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا کرسی صدارت جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" کے سپرد کردی

عہدہ داروں کا انتخاب

جناب میر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگوں نے تین عہدیداروں کا انتخاب کرنا ہے۔ یعنی صدر، سکرٹری۔ اور فنانشل سکرٹری اس کے لئے جو اصحاب موزوں ہوں، وہ منتخب کئے جائیں۔ اس پر

اس پر منشی محمد دین صاحب نے صدارت کے لئے جناب صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے سابق مبلغ انگلستان کا نام پیش کیا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل نے تائید کی۔ اور تمام مجمع نے بالاتفاق منظور کیا ۔

سکرٹری کے عہدہ کے لئے مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کا نام تجویز کیا گیا۔ مجمع نے بالاتفاق اسے منظور کیا ۔

فنانشل سکرٹری کے عہدہ کے لئے ملک فضل حسین صاحب نے منشی محمد دین صاحب کا نام پیش کیا۔ اور حاضرین جلسہ نے اس سے بھی اتفاق کا اظہار کیا۔

صدر انجمن سیاسیہ کی تقریر

عہدیداران کے انتخاب کے بعد جناب میر صاحب نے صوفی عبدالقدیر صاحب کے سپرد کرسئ صدارت کر دی۔ اور صوفی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سلسلہ کا جو کام بھی کسی کو کسی وقت کرنے کا موقعہ میسر آئے۔ اسے باعث فخر اور اللہ تعالےٰ کا احسان سمجھنا چاہیئے۔ چونکہ آپ لوگوں نے انجمن سیاسی کی صدارت کے لئے مجھے تجویز کیا ہے۔ اس لئے میں جہاں آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ میں کوئی ایسا کام نہ کروں۔ جو سلسلہ پر حرف لانے والا ہو۔ اسی طرح میں یہ بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ میں کوئی ایسا کام کرنے سے معذور نہ رہوں۔ جو سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری اور مفید ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس کام کے متعلق فرائض کی سرانجام دہی کے لئے میری امداد فرما کر مجھے ممنون فرماتے رہیں گے ۔

جیسا کہ گزشتہ جلسہ میں بیان کیا گیا تھا۔ احراریوں نے ہمارے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر۔ ان دنوں جبکہ جماعت احمدیہ کے ہزاروں افراد اپنے مقدس مرکز میں اکٹھے ہوئے نہایت ہی گندہ اور اشتعال انگیز لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف شائع کیا۔ اور اسے برسر بازار بچوں۔ بوڑھوں۔ مردوں اور عورتوں تک میں تقسیم کیا۔ احراریوں کا اپنا بیان یہ ہے۔ کہ انہوں نے بیس ہزار کی تعداد میں اپنے ٹریکٹ تقسیم کئے ان ٹریکٹوں میں جس قدر گند اچھالا گیا۔ جس قدر بدزبانی۔ اور اشتعال انگیزی سے کام لیا گیا۔ اور جس طرح کمینگی اور شرارت کو حد انتہا تک پہونچا دیا گیا۔ اس کے متعلق مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل تقریر کریں گے ۔

باقی دیکھیں صفحہ ۱۵۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹   قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۵۳ھ   جلد ۲۲

اخبار "زمیندار" اور "احسان" کی نہایت ہی اشتعال انگیز اور دلآزار حرکات

حکومت کی ہولناک نتائج پیدا کرنے والی خاموشی

ایک عرصہ سے اخبار "زمیندار" اور "احسان" جماعت احمدیہ کے مقدس پیشوا کے خلاف جس کے ننگ و ناموس کی خاطر ہر ایک احمدی اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے متعلق جسے خدا تعالےٰ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا۔ اور جس کی حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ کے لاکھوں انسان اپنے خون کا ایک ایک قطرہ اور اپنے اموال کا ذرہ ذرہ نثار کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ نہایت ہی اشتعال انگیز۔ اور بے حد دل آزار حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور چونکہ قیام امن کے ذمہ دار۔ رعایا کے ہر طبقہ کی جان و مال کی حفاظت اپنا فرض قرار دینے والے۔ اور ہر مذہب و ملت کے افراد کی مذہبی آزادی کی نگہداشت کرنے کے دعویدار حکام سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہوئے نہ صرف اغماض سے کام لے رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض مختلف طریقوں سے حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے "زمیندار" اور "احسان" شرارت اور فتنہ پردازی میں روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور اب تو ان کی اشتعال انگیزی حد سے گزر چکی ہے اس کے ثبوت میں ہم چند تازہ امور پیش کر کے پبلک کے ان شرفاء سے جو ظلم اور تعدی کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ خواہ اس کا نشانہ کسی کو بنایا جا رہا ہو۔ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ اس ظلم عظیم کے خلاف جو جماعت احمدیہ پر کیا جا رہا ہے۔ آواز اٹھائیں۔ اور ان حکام سے جو مظلومین کی حمایت کرنا۔ اور انہیں ظالموں کے حملوں سے محفوظ رکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ ہمارے صبر و قرار کے پیمانہ کے بالکل لبریز ہو کر چھلک جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ صریح ظلم کے انسداد کے لئے کوشش نہیں کرتے

ذیل میں وہ چند ایک واقعات پیش کئے ہیں جن کی طرف منصف مزاج پبلک اور ذمہ دار حکام کو توجہ دلانا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

قتل کرنے کے لئے اشتعال انگیزی

ایک طرف تو بار بار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور تمام احمدیوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنا یہ عقیدہ بیان کر کے کہ جنہیں احراری رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنے والے قرار دیں۔ ان کی کم از کم سزا قتل ہے اور یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ لکھ رہے ہیں۔ کہ

"شمع توحید کے ۳۸ - پروانوں نے مولانا ظفر علی خاں کے ہاتھ پر یہ کہتے ہوئے موت کی بیعت کی ...... کہ ہم رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس" اور اسلام پر کٹ مرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں" (زمیندار ۱۲ دسمبر)

"مسلمانوں کا بچہ بچہ احرار کے جھنڈے تلے ناموس رسول کے لئے کٹ کر مر جائے گا" (احسان ۱۱ دسمبر)

"احسان" نے تو اسی سلسلہ میں یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ

"حکومت مسلمانوں کے صبر و استقلال کا زیادہ امتحان نہ لے ...... ورنہ بصورت دیگر مسلمانوں کو فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ آقائے دوجہاں سرکار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کس طرح کی جاسکتی ہے یہ آگ ہے۔ اولادِ ابراہیم ہے۔ نمرود ہے۔ کیا کسی کو۔ پھر کسی کا امتحان مقصود ہے"

یہ صریح طور پر قتل کی دھمکی ہے۔ اور مسلمانوں کو اشتعال دلایا گیا ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کے اس جھوٹے اور ناپاک الزام کی بناء پر جو احراری نہایت ہی خیرہ چشمی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات ستودہ صفات پر لگا رہے ہیں حملہ آور ہوں

خونریزی کی تلقین

"احسان" نے اپنے ۱۷ جنوری کے پرچہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک نہایت اشتعال انگیز مضمون شائع کرتے ہوئے کسی ترک کی طرف منسوب کر کے احمدیوں کے متعلق حسب ذیل الفاظ لکھے ہیں:۔ "اگر حدودِ مملکت ترکی۔ مملکت ہند کے ساتھ ملحق ہوتیں تو بلاشبہ یہ ناچیز اس اسی سال کی عمر میں اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتا کہ ترک مسلمان کی حمیت دینی کیا رنگ لایا کرتی ہے"

اور پھر ۱۸ جنوری کے پرچہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے کہ "سچ پوچھو۔ تو اس بدعت کا صحیح علاج صرف حکومت ترکیہ ہی جانتی ہے۔ وہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حکومت نے اسے فوراً گرفتار کر کے تختہ دار پر لٹکا دیا۔ اور لوگوں نے اس کی نعش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دیئے"

اس طرح صریح طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف قتل و خونریزی کی تلقین کی جا رہی ہے۔ اور ان لوگوں کو جو مذہب کی خاطر اشتعال پذیر ہو کر کشت و خون پر اتر آتے ہیں، کھلم کھلا کشت و خون پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔

پیشوائے جماعت احمدیہ کی ناقابل برداشت توہین

۲۰ جنوری کے "احسان" میں "مکتوب ترکی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ایسے ناپاک اور اس قدر دل آزار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، جو ہر احمدی کو بے قرار کر دینے اور اس کی صبر و قرار کی طاقت چھین لینے والے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے:۔

"ذلیل الضمیر خلیفہ قادیان جس کی رگوں میں بلاشبہ فریب کاری کا خون دوڑ رہا ہے" "خلیفہ قادیان کے وجود شر آلود اور اس کے شرکائے معصیت کا علاج قوم ترکی کی حد سے باہر ہے"

ان الفاظ میں نہ صرف انتہائی رنگ میں جماعت احمدیہ کی دل آزاری کی گئی۔ اور اس کے مقدس پیشوا کے خلاف نہایت ہی ناپاک الفاظ استعمال کر کے بے حد اشتعال دلایا گیا ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین۔ اور آپ کی جماعت کے لوگ جن لوگوں کے درمیان رہتے ہیں۔ ان کو ان کا علاج کرنا چاہیئے۔ یعنی انہیں موت کے گھاٹ اتار دینا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنا ترکی کی حد سے باہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی توہین

اخبار "زمیندار" نے اپنے ۲۰ جنوری کے پرچہ میں ایک ایسے جلسہ کی روئداد شائع کرتے ہوئے جس میں بالفاظ اس کے "ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اسسٹنٹ سرجن اور تحصیلدار آبادی بھی تشریف رکھتے تھے" مقرر نے متنبی قادیان کی تصویر جیب سے نکال کر اہل جلسہ کو دکھائی تصویر کے ساتھ جو سلوک ہوا بہتر یہی ہے کہ اس پر پردہ ہی پڑا رہے"

مگر وہ بات بالکل واضح ہے۔ جس پر "زمیندار" نے بظاہر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی بھرے جلسہ میں توہین و تذلیل کی گئی۔ اور سرکاری افسروں کی موجودگی میں کی گئی۔ چونکہ حال ہی میں زمیندار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر شائع کر کے بہت سے ایسے لوگوں تک اسے پہنچا چکا ہے جن کے دل آپ کے متعلق دشمنی اور عداوت بغض اور کینہ سے سیاہ ہو چکے ہیں۔ اور جو ہر وقت آپ کی تحقیر و تذلیل کرنے میں سرگرم رہتے ہیں اس لئے گویا "زمیندار" نے مندرجہ بالا الفاظ لکھ کر یہ تحریک کی ہے۔ کہ ہر جگہ کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے۔ اور حکام کی بھی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے اس طرح احمدیوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیر کر دی جائے۔

بہشتی مقبرہ کی توہین

"زمیندار" کے ۲۰ جنوری کے پرچہ میں ہی ایک بالکل فرضی تصویر دے کر اور اس کے اوپر تثلیث کی شکل بنا کر جلی الفاظ میں لکھا ہے۔

"دنیا کا دلچسپ ترین گورستان قادیان کا بہشتی مقبرہ"

اس شرارت سے "زمیندار" کی سوائے اس کے کوئی غرض نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جس قبرستان کو نہایت مقدس یقین کرتی ہے۔ جس کے متعلق اس کا اعتقاد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مقام کا انتخاب کیا۔ اور جس کی نسبت وہ ایمان رکھتی ہے۔ کہ اس خطہ میں وہی لوگ دفن ہو سکتے ہیں۔ جو بہشتی ہوں۔ اس کی توہین و تذلیل کر کے ان کے لئے سامان جراحت پیدا کیا جائے۔ اور ان کے ایک مقدس مذہبی مقام کی توہین کر کے اشتعال دلایا جائے۔

شرفا اور حکام سے اپیل

یہ چند ایک نہایت ہی تکلیف دہ اور دلآزار امور پیش کر کے ہم شریف اور انصاف پسند لوگوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا جماعت احمدیہ کو دکھ دینے اور ستانے کے لئے یہ طریق عمل اختیار کرنے والوں میں شرافت اور انسانیت کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ اور کیا اس قسم کی توہین اور تحقیر قابل برداشت ہے حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کی غرض و غایت فتنہ و فساد پیدا کرنا اور ملک کے امن کو برباد کرنا ہے۔ اور اس کے لئے نہایت بے باکی اور نہایت دیدہ دلیری سے ہر ممکن شرارت سے کام لے رہے ہیں۔ اور حکومت نے سب کچھ دیکھتے ہوئے نہایت ہی قابل مذمت رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اگر ان شرارتوں کو روکا نہ گیا۔ اور ان میں اسی طرح اضافہ ہوتا گیا جس طرح کچھ عرصہ سے ہو رہا ہے تو ہم صاف اور کھلے الفاظ میں کہہ دینا چاہتے ہیں، کہ اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہو گا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں اور مقدس

مشکلات و مصائب کے ہجوم میں احمدیوں کا صبر و استقلال

"ہم ایسی باتوں سے گھبرانے والے نہیں"

قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر دیال گڑھ ایک قصبہ ہے جہاں صرف چند احمدی ہیں۔ تھوڑے ہی دن ہوئے۔ وہاں انہوں نے ایک مباحثہ کرایا۔ جس میں خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو شاندار فتح نصیب ہوئی۔ اس سے بگڑ کر نیز احراریوں کی اشتعال انگیزیوں سے متاثر ہو کر وہاں کے لوگوں نے غریب اور بے کس احمدیوں پر سخت مظالم کرنے شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ کلیۃً بائیکاٹ کر دیا۔ اور اس شرمناک فعل کی احراری اخبارون میں بڑے فخر کے ساتھ تشہیر کرائی۔ چنانچہ ۱۷ جنوری کے "احسان" میں لکھا۔ "ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مرزائیوں سے کلیۃً بائیکاٹ کر دینے اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہونیکا فیصلہ کیا گیا۔ جملہ حضار نے صمیم قلب سے تمام عملی تجاویز پر پابند رہنے کا وعدہ کیا۔"

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ چند ایک احمدیوں کو تمام کا تمام گاؤں کس شدت اور سختی سے نشانۂ مظالم بنانے پر تل گیا۔ مگر مخالفت کے اس طوفان میں وہاں کے احمدیوں نے صبر و استقلال اور حق و صداقت پر قائم رہ کر جو نمونہ دکھایا۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جسے ایمان کی حلاوت حاصل ہو جائے۔ اس کی نگاہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی تکالیف بھی پرکاہ جتنی وقعت نہیں رکھتیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے دیال گڑھ کے بھائیوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور ایک عریضہ کے ذریعہ اسی بات کا ثبوت پیش کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضور امیر المومنین سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

گزارش ہے کہ ہمارے گاؤں دیال گڑھ تحصیل بٹالہ میں ۲ جنوری ۱۹۳۵ء کو غیر احمدیوں سے مناظرہ ہوا جس میں خدا کے فضل سے احمدیت کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ غیر احمدیوں نے اپنی شکست اور ذلت کو محسوس کر کے یہ رویہ اختیار کیا۔ کہ تمام گاؤں والوں نے مشورہ کر کے احمدیوں سے بائیکاٹ کر دیا۔ سقوں۔ دھوبیوں حجاموں چوہڑوں وغیرہ کو روک دیا۔ کہ تم بالکل احمدیوں کا کوئی کام نہ کرو۔ دو گھر احمدی مستریوں کے ہیں۔ زمینداروں کو روک دیا گیا۔ کہ ان سے کوئی کام نہ کراؤ۔ ہمارے پیارے آقا۔ ہمیں ان حالات سے قطعاً کسی قسم کا خوف نہیں ہے۔ اور نہ ہم ایسی باتوں سے گھبرانے والے ہیں۔ صرف حضور کی اطلاع کے لئے مختصر حالات لکھے ہیں۔ تا حضور اپنے ادنیٰ غلاموں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ خدا ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے۔ اور ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ ہمارے گاؤں میں ہدایت اور راستی کو ترقی دے اور احمدیت کو فتح نصیب کرے۔

خاکساران ۱۰ حضور کے ادنیٰ ترین خدام

احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو نیز ان تمام بھائیوں کو جو مختلف مقامات میں سخت تکالیف میں مبتلا ہیں۔ اپنے فضل سے ثابت قدمی اور استقلال عطا فرمائے۔ اور ان پر دین و دنیا کی برکات نازل کرے۔

سب جج پر ڈورے ڈالنے کا کیا مطلب

۲۴ جنوری کے "احسان" میں شائع ہوا ہے۔ کہ مرزائی جماعت کا ایک بہت بڑا آدمی جو حال ہی میں گورنمنٹ آف انڈیا کے کسی شعبہ کا رکن منتخب ہوا ہے۔ ضلع لائل پور کے ایک سب جج پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ کہ وہ مرزائی ہو جائے۔ اس واقعہ سے مسلمانوں میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ مسلم مبلغوں کو فوراً اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

اگر "احسان" اور اس کے نامہ نگاروں کی عقل و سمجھ پر کلیۃً پردے نہیں پڑ گئے۔ تو ازراہ نوازش بتایا جائے۔ کہ ایک سب جج پر ڈورے ڈالنے کا کیا مطلب۔ سب ججی کا عہدہ ایک معزز اور ذمہ داری کا عہدہ ہے۔ اور اس پر جو شخص معین ہو۔ ضروری ہے۔ کہ وہ عاقل بالغ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عقلمند ہو۔ ہر بات کی تہ تک پہنچنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ پھر احمدیت کوئی معمہ نہیں، راز نہیں۔ اور چھپی ہوئی چیز ہے۔ اگر کوئی احمدی اپنے عقائد کی صداقت پیش کرتا ہے

معوذتین کی تفسیر

شیطانی وساوس سے محفوظ رہنے کا کامیاب علاج

اعوذ تمام کامیابیوں کی جڑ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۶ر جنوری ۱۹۳۵ء

رمضان المبارک میں درس القرآن کے اختتام پر ۲۶ر جنوری ۱۹۳۵ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخری دو سورتوں کی حسب ذیل تفسیر فرمائی:

معوذتین کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دنیا میں عداوتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ اور محبتیں بھی دو قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ ایک عداوت ایسی ہوتی ہے۔ کہ اس کا موجب مخالف کی ذات نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی

مملوکات اور اس کے متعلقات

ہوتے ہیں۔ اور ایک مخالفت ایسی ہوتی ہے۔ کہ اس کا سبب خود اس چیز کی ذات ہی ہوتی ہے کبھی انسان اس لئے دوسرے انسان سے دشمنی کرتا ہے۔ کہ مثلاً اس کے پاس روپیہ کیوں ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس روپیہ پر قبضہ کرنے کا میرا حق ہے۔ اور کبھی مثلاً اس لئے دشمنی کرتا ہے۔ کہ اس کو فلاں

ملک پر حکومت

کیوں حاصل ہے۔ کیونکہ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس قسم کی حکومت مجھے حاصل ہونی چاہیئے۔ یا خیال کرتا ہے۔ کہ اس حکومت کی وجہ سے میرے اثر کو

نقصان پہنچنے کا احتمال

ہے۔ اور کبھی وہ مثلاً اس لئے محبت کرتا ہے۔ کہ سمجھتا ہے اس کے پاس روپیہ ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک میں مشہور ضرب المثل ہے۔ "جہدی کوٹھی دانے اُہدے کملے وی سیانے" یعنی جس کے پاس مال و دولت ہو۔ اس کی ہر کوئی تعریف کرتا ہے۔

معمولی بات

بھی کہے تو لوگ کہہ اٹھتے ہیں۔ سبحان اللہ کیسے عقلمند ہیں۔ روشناس کرانا ہو تو کہیں گے۔ یہ چودہری صاحب ایسے ہیں یہ خان صاحب ایسے ہیں۔ یہ تعریف اس شخص کی نہیں ہوتی بلکہ اس کی دولت کی ہوتی ہے۔ اسی لئے جب اس قسم کی تعریف کرنے والے علیحدہ ہوں۔ تو کہا کرتے ہیں۔ اللہ میاں کے بھی کیا

نرالے طریق

ہیں۔ بیوقوفوں کو چن چن کر روپیہ دیتا ہے۔ ایک جابر بادشاہ اپنی طاقت کی وجہ سے اپنے سارے عیبوں کو چھپا لیتا ہے۔ وہ اپنی شکل و صورت میں کسی کے سامنے مقبول نہیں ہو سکتا۔ لیکن اپنے

سطوت و جبروت کی وجہ

سے لوگوں کی نگاہ میں بہت مقبول ہو جاتا ہے۔ شادی کرنا چاہے تو خوبصورت سے خوبصورت عورتیں اسے میسر آسکتی ہیں۔ مجالست کرنا چاہے تو نازک سے نازک مزاج رکھنے والے اس کے پاس آکر بیٹھیں گے کبھی

حسن کا ذکر

ہو۔ تو شاعر اپنی آنکھ بند کر کے تمام تعریفیں اسی کے حق میں کہہ جائیں گے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے۔ تیمور کی لات کے متعلق تو مشہور ہی ہے۔ کہ وہ لنگڑا تھا۔ مگر اس کی صورت میں بھی نقص تھا۔ کہتے ہیں ایک دن اس نے شیشہ میں اپنی شکل دیکھی۔ تو رو پڑا اس کے دل میں خیال گذرا۔ کہ میری شکل کیا ہے۔ اور مجھے خدا تعالےٰ نے رتبہ کیا دیا ہوا ہے۔ ان کا

ایک درباری

بھی اس وقت پاس کھڑا تھا۔ جو اگرچہ عالم تھا۔ مگر مسخرا بھی تھا۔ اس نے تیمور کو روتے ہوئے دیکھا۔ تو وہ بھی رونے لگ پڑا۔ تیمور نے تو تھوڑی دیر کے بعد اپنی آنکھیں پونچھ لیں۔ اور خاموش ہوگیا۔ مگر وہ درباری بس ہی نہ کرے۔ اور روتا ہی چلا جائے۔ کئی گھنٹے چپ کراتے کراتے ہو گئے۔ مگر اس کی ہچکیاں بند ہونے میں نہ آئیں۔ آخر اس سے تیمور کہنے لگا۔ کچھ بتا تو سہی۔ آخر تم روتے کیوں ہو۔ وہ کہنے لگا۔ آپ کیوں روئے تھے۔ تیمور نے بتایا میں نے اپنی شکل دیکھی۔ تو مجھے اپنی حالت دیکھ کر

خدا تعالےٰ کی قدرت

یاد آگئی۔ کہ میری صورت کیسی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے رتبہ کتنا بلند دیا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ تو ایک دفعہ اپنی شکل دیکھ کر روئے۔ میں جو ہر وقت آپ کو دیکھتا رہتا ہوں مجھے کتنا رونا چاہیئے۔ یہ کہا تو اس نے تمسخر سے تھا۔ مگر جو اس نے حقیقت بیان کی اس کی سچائی سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کوئی شاعر جب

تیمور کی تعریف میں قصیدہ

پڑھتا ہوگا۔ تو ہمارے ایشیائی شاعر جس طرح تعریف میں مبالغہ کرنے کے عادی ہیں۔ اُسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں۔ وہ اپنے

دل میں لعنتیں

ہی ڈالتا جاتا ہوگا۔ کہ اس کی شکل کیسی ہے۔ اور میں تعریف کیسی کر رہا ہوں۔ تو محبت بھی کئی دفعہ دوسری چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور بغض بھی کئی دفعہ دوسری چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسی طرح محبت کبھی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی بغض بھی محض ذات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہزارہا چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو

کریہہ المنظر

ہوتی ہیں۔ اور ہزارہا چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو زہریلی ہوتی ہیں۔ انہیں لوگ دیکھتے ہیں تو حقارت کی نگاہ سے۔ اور اگر کھانے میں ملا دی جائیں۔ تو بُرا مناتے ہیں۔ مثلاً

کڑوی چیزیں

اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتی ہیں۔ مگر بیمار ہمیشہ انہیں مونہہ بنا کر کھاتا پیتا ہے۔ اور گو وہ اپنی

ذات میں مفید

ہوتی ہیں۔ مگر اپنے ماحول کی وجہ سے بری بن جاتی ہیں جیسے

دوائیوں کا ذائقہ

بُرا ہوتا ہے۔ مگر ان کی تاثیر اچھی۔ اسی طرح اچھی چیزوں کا حال ہے۔ کئی بادشاہ ایسے گذرے ہیں جن کی حکومتیں محض کسی عورت کے عشق کی وجہ سے تباہ ہوگئیں۔

غرض کئی چیزیں محبوب ہوتی ہیں۔ اپنی ذات کی وجہ سے اور کئی چیزیں مقہور ہوتی ہیں اپنی ذات کی وجہ سے اسی طرح کئی چیزیں محبوب ہوتی ہیں اپنے

ماحول اور اس کے اثرات

کی وجہ سے اور کئی چیزیں مقہور ہوتی ہیں۔ اپنے ماحول اور اس کے اثرات کی وجہ سے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں امور میں سے ایک کو

سورۂ فلق

میں اور دوسرے کو سورۂ ناس میں بیان فرمایا ہے۔ وہ نفرت یا وہ محبت جو ماسوی اللہ سے پیدا ہو۔ اسے قل اعوذ برب الفلق میں بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ نفرت یا محبت جو ذات کی وجہ سے پیدا ہو۔ اسے قل اعوذ برب الناس میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو

بے انتہاء کرم کرنے والا

اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قل اعوذ برب الفلق۔ تو کہہ دے کہ میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس خدا کی جو ہر

چھوٹی بڑی چیز کا پیدا کرنیوالا

ہے۔ من شر ما خلق۔ جو چیزیں اس نے پیدا کی ہیں۔ ان تمام کی شرارتوں سے۔ کبھی محبت خراب کرتی ہے اور کبھی بغض خراب کرتا ہے۔ کہیں دولت مند کو انسان دیکھتا ہے تو حسد کرنے لگتا ہے۔ اور کبھی حسد تو نہیں کرتا۔ مگر

جھوٹی چاپلوسی

اور جھوٹی مدح کرنے لگ جاتا ہے اور یہ دونوں گناہ ہیں جو انسان کو خراب کرتے ہیں۔

ومن شر غاسق اذا وقب۔ اسی طرح تاریکی سے پناہ مانگتا ہوں۔ جب وہ دنیا پر چھا جاتی ہے۔ جس طرح ماحول ترقی کے لحاظ سے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی طرح کبھی ماحول تنزل کے لحاظ سے بھی

انسان کی گمراہی کا باعث

بن جاتا ہے۔ کبھی اس لئے یہ دوسرے سے محبت یا بغض کرتا ہے کہ اس کے پاس دولت ہے اور کبھی اس لئے کرتا ہے کہ وہ سامان اس سے جدا ہوگئے۔ کبھی دولت خراب کر دیتی ہے اور کبھی دولت کا جدا ہونا انسان کو خراب کر دیتا ہے۔ کیونکہ جس طرح

دولت کی فراوانی

انسان کو تعیش میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی طرح فقر بھی انسان کو بعض دفعہ

دائرہ ایمان سے خارج

کر دیتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاد الفقر ان یکون کفراً۔ یعنی فقر اور محتاجی قریب ہے کہ کفر ہو جائے۔ من شر ما خلق میں تو اترانے اور فخر و مباہات کی شرارتوں سے بچنے کے لئے دعا سکھائی تھی۔ اور و من شر غاسق اذا وقب میں

کاد الفقر ان یکون کفراً

کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کبھی نور کی وجہ سے آنکھیں ماری جاتی ہیں اور کبھی تاریکی کی وجہ سے آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں سورج کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے والا بھی اپنی آنکھیں کھو بیٹھتا ہے۔ اور اندھیرے میں رہنے والوں کی بھی آنکھیں ماری جاتی ہیں۔ جب تک

درمیانی راہ

اختیار نہ کی جائے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔ پھر فرمایا ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد۔ میں پناہ مانگتا ہوں۔ ان سے جو گرہ میں پھونکنے والے

تعلقات کو کشیدہ کرنے والے

ہوں۔ اور حسد کرنے والوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ جب وہ حسد کریں۔ میرے نزدیک جو معنے اس وقت میں نے ان آیات کے کئے ہیں۔ ان کے رو سے من شر حاسد اذا حسد من شر ما خلق سے ملے گا۔ اور شر النفّٰثٰت فی العقد من شر غاسق اذا وقب سے ملے گا۔ جب انسان دولت مند ہوتا ہے۔ تو لوگ حسد کرنے لگ جاتے ہیں اور جب غریب ہوتا ہے۔ تو غربت کی وجہ سے اس کا ساتھ چھوڑ دیتے اور تعلقات قطع کر دیتے ہیں۔ اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس میں اب کیا رکھا ہے۔

نچوڑی ہوئی ہڈی

کو لے کر ہم کیا کریں۔ پس انسان کے پاس اگر دولت ہو۔ تب لوگوں کو غصہ ہوتا ہے۔ اور غریب ہو تب لوگ برا سمجھتے ہیں پس حقیقی دوستی اور سچی محبت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ امراء کے دلوں میں

دولت کی وجہ سے بے چینی

ہوتی ہے۔ اور غرباء کے دلوں میں غربت کی وجہ سے بے چینی ہوتی ہے۔ پس نہ امارت میں امن ہے نہ غربت میں۔ امن اگر ملتا ہے تو خدا تعالیٰ کے تعلق سے۔ کیونکہ امن ہے ہی آسودگی باقی ہر جگہ

بے امنی اور شر

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمایا کرتے تھے۔ مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شیر اور بھیڑیے میں جھگڑا ہوگیا۔ (مثال کے طور پر اس رنگ کی باتیں بیان کی جاتی ہیں) شیر کہے کہ پوہ میں سردی زیادہ ہوتی ہے اور بھیڑیا کہے کہ ماگھ میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اس پر اتنا جھگڑے۔ کہ دونوں غصہ سے بھر گئے۔ اتفاقاً اس وقت قریب سے کوئی گیدڑ گذر رہا تھا۔ اسے ان دونوں نے بلا لیا۔ اور کہا ہمارے

جھگڑے کا فیصلہ

کرو۔ سردی پوہ میں زیادہ ہوتی ہے یا ماگھ میں۔ اب اگر گیدڑ پوہ کہے تو بھیڑیے کی طرف سے اسے خطرہ تھا۔ اور ماگھ کہے تو شیر کا ڈر تھا۔ آخر بہت سوچ سوچ کر کہنے لگا۔ سنو سنگھ سردار گھبیا راجی۔ بالا پوہ نہ پالا ماگھ پالا واجی۔ یعنی سردی نہ تو پوہ میں زیادہ ہوتی ہے نہ ماگھ میں۔ بلکہ سردی تو اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب کہ ہوا چلے۔ یہی مثال اس موقع پر بھی چسپاں ہوتی ہے۔ دنیا میں نہ مال انسان کو نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ غربت میں امن میسر آسکتا ہے۔ بلکہ دولت مندی میں بھی شر کا پہلو پیدا ہوسکتا ہے اور فقر میں بھی شر پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کا

من شر ما خلق

میں ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ تو دولت بھی شر پیدا کرسکتی ہے اور اگر فضل ہو۔ تو غربت بھی کوئی شر پیدا نہیں کرسکتی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے کتنی دولت دی۔ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے

بے حساب رزق

دیا۔ مگر یہ دولت ان کے لئے خیر کا موجب ہی رہی۔ شر کا موجب نہ بنی اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ بڑے مالدار تھے۔ ایک صحابی جب فوت ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے بعد

اڑھائی کروڑ روپیہ کی جائداد

چھوڑی۔ حالانکہ باقی صحابہ کا بیان ہے کہ وہ ہم سب سے زیادہ مالدار نہ تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس صحابی سے بھی زیادہ مالدار صحابہ میں موجود تھے۔ مگر باوجود اس کے اس قدر مال و دولت ان کے لئے شر نہ بنی۔ اسی طرح صحابہ پر ایک وہ وقت بھی آیا۔ جب کہ وہ غریب تھے۔ مگر غربت کے باوجود شر کا پہلو ان کے لئے ظاہر نہ ہوا حالانکہ دوسری طرف ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے۔ کہ ڈاکو اور چور جس قدر بنتے ہیں۔ محض کنگال ہونے کی وجہ سے بنتے ہیں۔

پس شر درحقیقت اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان خدا تعالےٰ کی حفاظت سے باہر نکل جائے۔ اس سورۃ میں خدا تعالےٰ نے یہی بتایا ہے۔ کہ یہ نہ کہا کرو۔ کہ یہ بُری چیز ہے۔ مجھ سے دور رہے۔ اور فلاں چیز اچھی ہے مجھے مل جائے۔ کیونکہ بری چیز کی برائی اور اچھی چیز کی خوبی سب

اُعوذ سے دوری اور نزدیکی

کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اگر اُعوذ نہ ہو۔ تو اچھی چیز بھی بری بن جاتی ہے۔ اور اگر اُعوذ کا سہارا ساتھ ہو۔ تو بری چیز بھی خیر کا موجب بن جاتی ہے۔

خدا تعالےٰ کی کتاب کا علم رکھنا

اور اس پر عمل کرنا کتنی اچھی چیز ہے۔ مگر قرآن کریم میں ہی یہودیوں کے علماء کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وہ ایسے ہی ہیں۔ جیسے

گدھے پر کتابیں

لاد دی جائیں۔ اس کے مقابلہ میں شیطان کتنی بُری چیز ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ اور وہ مجھے

نیکی کی بات

ہی کہتا ہے۔ اس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ شیطان جو بات آپ کے دل میں ڈالنا چاہتا۔ وہ آپ کے لئے اچھی بات بن کر آپ کے قلب میں داخل ہوتی۔ یہی امر ہے جو اس سورۃ میں بیان کیا گیا۔ اور انسان کو اللہ تعالےٰ کی مدد اور اس کی حفاظت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قل اُعوذ برب الناس۔ کہو میں پناہ مانگتا ہوں اس رب کی جو انسانوں کا رب ہے۔ گویا مخلوقات کو بالکل بھلا دیا۔ اور خالص اللہ تعالےٰ کی طرف انسان کو متوجہ کیا۔ ملک الناس اس خدا کی جو انسانوں کا بادشاہ ہے الٰہ الناس پھر اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو انسانوں کا معبود ہے۔ یہی

تین صفات

ہیں۔ جو بندوں کے اندر بھی موجود ہوتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی صفات کے متعلق انسانوں پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے۔ کہ وہ انہیں اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ رب ہے۔ اور بندے بھی ظل کے طور پر اس صفت کا انعکاس اپنے اندر پیدا کرتے۔ اور وہ بھی ایک قسم کے رب ہوتے ہیں۔ پھر بعض بندے ظل کے طور پر الٰہ ہوتے ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں۔ درحقیقت

اللہ تعالےٰ کی بیعت

کرتے ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ید اللہ فوق ایدیھم انہی چیزوں کو دیکھ کر عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور کرشن کے ماننے والوں نے حضرت کرشن کو خدا فرض کر لیا کیونکہ آخر وہ ہستی جو وراء الوراء ہے۔ وہ ان ظاہری آنکھوں سے تو نظر نہیں آسکتی۔ جب بھی نظر آئے گی۔ اپنے پاک بندوں کے ذریعہ نظر آئے گی۔ پس یہ دیکھ کر نادان انسان انہیں اصل سمجھ لیتا اور

چشمۂ حقیقی

سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔ پس انسان الوہیت کا بھی مظہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا مظہر ہے۔

ملکیت کے مظہر

دنیا میں بادشاہ اور حکام ہیں۔ اور

الوہیت کے مظہر

دنیا میں انبیاء اور ان کی قائم کردہ جماعتیں ہوتی ہیں۔ یہ مظاہر بھی آگے اسی طرح چلتے ہیں۔ جس طرح پہلی سورت میں بیان کیا گیا تھا۔ یعنی یہ مظہر بھی کبھی لوگوں کے لئے شر بن جاتے ہیں اور کبھی خیر دنیا میں کونسی نیکی ہے۔ جو ہر ایک کے لئے نیکی ہو۔ اور کونسی بدی ہے جو ہر ایک کے لئے بدی ہو۔ یہی قرآن کریم جس میں

ہر قسم کی ہدایت

اور نور بھرا ہوا ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا یعنی اس قرآن کے ذریعہ ہر ایک کو ہدایت ہی نہیں ملتی۔ بلکہ بہتوں کو گمراہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کتنوں کے لئے گمراہی کے اظہار کا موجب بن گئی۔ ابو جہل اور ابولہب وغیرہ کا اگر اتنا بُرا انجام ہوا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار اور آپ کی مخالفت کی وجہ سے۔ اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپ ہزاروں کے لئے موجب ہدایت ہوئے مگر ہزاروں کے لئے گمراہی کا موجب بھی ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں ابو جہل

گمراہی اور شیطنت کا نمونہ

تھا۔ مگر وہ سینکڑوں انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب بھی بنا۔ جب بھی وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا۔ اور آپ کو اور آپ کے

صحابہؓ کو دکھ

دیتا۔ تو لوگ کہتے۔ کہ ضرور اس مخالفت میں کوئی بات ہے۔ پھر جب وہ تحقیقات کرتے تو اسلام میں داخل ہو جاتے۔ ہماری جماعت میں بھی بیسیوں لوگ ایسے داخل ہوتے ہیں۔ جو محض دشمنوں کی کتابیں پڑھ کر احمدیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہی ایک دفعہ ایک صاحب بیعت کے لئے آئے۔ وہ اردو زبان کی ایک اعلیٰ پایہ کی لغت ان دنوں لکھ رہے تھے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ان سے پوچھا کہ آپ کو کس نے تبلیغ کی۔ تو انہوں نے نہایت سادگی سے جواب دیا۔ کہ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

نے۔ مجھے بچپن کے لحاظ سے اس جواب پر حیرت ہوئی۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ میں نے تو اشاعت السنہ پڑھ پڑھ کر ہی ہدایت حاصل کی ہے۔ ابھی مجھے ایک شخص کا خط آیا ہے میں ان کا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ وہ

ایک رئیس

ہیں۔ انہوں نے بھی یہی لکھا ہے۔ کہ میں ہمیشہ اخبار "زمیندار" پڑھا کرتا تھا۔ اس کے متواتر پڑھنے کے نتیجہ میں مجھے خیال آیا۔ کہ اگر احمدی اتنے برے ہیں۔ تو ان کی کتابیں بھی تو مزید معلومات کے لئے دیکھنی چاہئیں۔ اس پر جب میں نے

سلسلہ کی کتابیں

پڑھیں تو ہدایت مل گئی۔ میں نے دیکھا ہے۔ ہفتہ دو ہفتہ میں ایک دو آدمی ضرور دشمنوں کی وجہ سے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ مومن کو فرماتا ہے۔ دعا کریں

رب الناس سے پناہ

مانگتا ہوں یعنی ربوبیت کے جسقدر مظاہر دنیا میں موجود ہیں ان کا شر میرے لئے شر نہ رہے۔ اور ان کا خیر شر نہ بنے۔ اسی طرح

ملک الناس سے پناہ

مانگتا ہوں۔ کہ اس کے اظلال کا خیر شر نہ بنے۔ اور شر شر نہ رہے۔ پھر

الٰہ الناس سے پناہ

مانگتا ہوں۔ کہ جو دنیا میں اس کی الوہیت کے ظل ہیں۔ میرے لئے ان کا خیر خیر ہی رہے۔ اور شر شر نہ بنے۔ من شر الوسواس الخناس۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے من الجنۃ والناس۔ خواہ یہ وسوسہ بڑوں کی طرف سے ڈالا جائے خواہ چھوٹوں کی طرف سے۔ یا وسوسہ بڑوں کے دل میں پیدا ہو۔ یا چھوٹوں کے دل میں۔ بعض دفعہ جب وساوس پیدا ہونے لگیں۔ تو بڑے بڑے سمجھدار ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور کم سمجھ والے بچ جاتے ہیں۔ مجھے بچپن میں شوق تھا۔ کہ تماشہ گر جو ہتھکنڈے وغیرہ کرتے ہیں۔ انہیں سیکھوں

ایک دفعہ ہمارے

ایک احمدی دوست

یہاں آئے۔ اور انہوں نے بہت سے تماشے دکھائے۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پڑ گیا۔ کہ آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ پہلے تو انکار کرتے رہے۔ مگر پھر میرے اصرار پر آپ نے اس احمدی دوست کو رقعہ لکھا۔ کہ اگر آپ کے اوقات میں حرج نہ ہو۔ تو میرے بچہ کو یہ کھیلیں سکھا دیں۔ انہوں نے مجھے کئی باتیں سکھا دیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور گئے۔ تو میرے شوق کو دیکھ کر

شعبدوں کی چار پانچ کتابیں

میرے لئے لے آئے۔ اس طرح میں سینکڑوں شعبدے جانتا ہوں۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ جب کوئی شعبدہ دکھایا جائے تو بڑے بڑے سمجھدار آدمی پاگلوں کی طرح حیران ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مگر بچے بات کی تہہ کو بآسانی پہونچ جاتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے گھر میں کوئی ایسا ہی شعبدہ دکھایا۔ تو سب حیران ہو گئے۔ مگر میرا چھوٹا بھتیجا۔ جو ابھی آداب سے ناواقف تھا اور جو میرے پاس ہی بیٹھا تھا۔ کہنے لگا۔ چچا ابا جان بھی دیہو۔ میں جانداں تہاڈی چالاکیاں نوں۔ تو بعض دفعہ سادہ لوح پہنچ جاتا۔ مگر چالاک پھنس جاتا ہے۔ کیونکہ وُہ

عجیب عجیب راز

نکالنا چاہتا ہے۔ حالانکہ بات بالکل معمولی ہوتی ہے۔ مگر بچے کا ذہن اصل بات کی طرف فوراً منتقل ہو جاتا ہے۔ یہی حال روحانیات کا ہوتا ہے

سادہ طبع آدمی

ہدایت پا جاتے ہیں۔ مگر بڑے بڑے مبصر اور عالم کہلانے والے رہ جاتے ہیں۔ جنہیں چالاکیوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جو محض اس خیال کو لے کر اٹھتے ہیں۔ کہ جو ہمیں کہا جائے گا۔ ہم مان لیں گے۔ وُہ کامیاب ہو جاتے ہیں مگر بڑے بڑے

جہاندیدہ اور علما و فضلاء

کی بعض دفعہ عقلیں ماری جاتی ہیں؛

پس نہ بڑائی شر سے بچا سکتی ہے۔ اور نہ چھوٹائی۔ نہ بڑائی خیر کا موجب ہو سکتی ہے۔ نہ چھوٹائی۔ دونوں میں خیر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور شر بھی۔ پس درحقیقت جہاں اعوذ نہ ہو۔ وہاں شر ہوگا۔ اور جہاں اعوذ ہو۔ وہاں شر بھی خیر سے بدل جائے گا؛

ایک دفعہ

رویاء میں

میں نے دیکھا۔ کہ شیطان مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ میں بار بار اُسے ہٹاتا ہوں۔ مگر وُہ ہٹتا نہیں۔ اس رویاء سے پہلے مجھے خیال تھا۔ کہ

اعوذ سے لاحول زبردست ہے،

کیونکہ اعوذ میں انسان یہ کہتا ہے۔ کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مگر لاحول میں "میں" کہنے کی بجائے کلیۃً اپنے نفس کو مٹا کر اللہ تعالےٰ کے حضور جھک جاتا۔ اور اسی کی

اعانت کا طلبگار

ہوتا ہے۔ اور گو عقلاً اب بھی میں اسی کا قائل ہوں۔ کہ لاحول۔ اعوذ سے زبردست ہے۔ مگر اس خواب میں میں لاحول پڑھتا ہوں۔ تو شیطان نہیں جاتا۔ آخر کسی نے کہا۔

اعوذ پڑھو

جب میں نے اعوذ پڑھا۔ تو شیطان بھاگ گیا؛

پس شیطان کے شر سے بچنے کا بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ انسان اعوذ پڑھتا رہے۔ اور اعوذ کو قرآن کے آخر میں رکھنا یہ بتانے کے لئے ہے۔ کہ اب تم نے سارا قرآن پڑھ لیا۔ پڑھنے کے بعد ممکن ہے تم غافل ہو جاؤ۔ اور کہو۔ کہ اب ہتھیار ہمارے ہاتھ میں آ گیا۔ اس سے جب چاہیں گے۔ کام لے لیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ادھر تم یہ خیال کر کے غافل ہوئے۔ اور ادھر شیطان تمہاری گردن دبانے کو آ گیا۔ پس انسانی کامیابی۔ اور اسے شرور و مفاسد سے بچانے کا

اصل ہتھیار

اعوذ ہی ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ کی پناہ مل گئی۔ اسے سب کچھ مل گیا۔ اور جسے خدا تعالےٰ کی پناہ نہ ملی۔ اُسے کچھ بھی نہ ملا؛

چونکہ اس موقعہ پر بہت سے دوستوں نے

دُعا کے لئے تار

بھیجے ہیں۔ درد صاحب۔ ناصر۔ مظفر۔ ظفر اور سعید نے بھی لنڈن سے تاریں روانہ کی ہیں۔ اس لئے میں سب کے نام سُنا دیتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(اس کے بعد حضور نے تاریں بھیجنے والے اصحاب کے نام سنائے اور پھر فرمایا)

اس کے علاوہ چاہیئے۔ کہ

اسلام کے لئے

دُعائیں کی جائیں۔

سلسلہ احمدیہ کی ترقی

کے لئے دعائیں کی جائیں۔

جماعت احمدیہ کے مبلغین

جو اپنے وطنوں کو چھوڑ کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے دُعائیں کی جائیں۔ پھر قادیان کے اور باہر کے بھی بہت سے دوست مختلف

تکلیفوں میں مبتلا

رہتے ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے دعائیں کی جائیں۔ جو بیمار ہوں۔ ان کی صحت یابی کے لئے۔ جن کے جھگڑے ہوں۔ ان کی دُوری کے لئے۔ جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ ان کی اولاد کے لئے۔ اور جو قرض کے نیچے دبے ہوئے ہوں۔ ان کی

مالی وسعت

اور قرض سے نجات پانے کے لئے دعائیں کی جائیں۔ پھر جو اپنے دوست ہوں۔ ان کے نام لے کر ان کی ضروریات۔ اور ترقیات کے لئے دعائیں کی جائیں؛

ایک اور بات

یہ بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بہت سے لوگ

عید کی رات

کو غافل ہو کر سو جاتے ہیں۔ حالانکہ رمضان اس غرض کے لئے آتا ہے۔ کہ تا وُہ انسان کو

تہجد اور شب بیداری کی عادت

ڈالے۔ پس اگرچہ یہی چاہیے۔ کہ انسان رمضان کے بعد بھی تہجد نہ چھوڑے۔ لیکن ایسا تو نہ ہو۔ کہ رمضان کے بعد پہلی رات کو ہی چھوڑ دے۔ بلکہ عید کی رات کو ضرور اٹھے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے؛

پھر

بیرونی جماعتوں کیلئے دُعائیں

کی جائیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے لڑکے اقبال احمد صاحب کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ اس کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ پھر وہ جنہوں نے رمضان میں درس دیا۔ ان کے حق میں بھی دُعائیں کی جائیں

حافظ روشن علی صاحب

مرحوم۔ جو ہمیشہ درس دیا کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ان کا بھی

حق ہے

کہ احباب انہیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ غرض سب کے لئے دُعا کی جائے۔ اور

اللہ تعالےٰ سے اس کا فضل اور رحم

طلب کیا جائے؛

گوشوارہ کارگذاری جماعتہائے انصار اللہ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء

نام جماعت	تعداد انصار اللہ	انصار اللہ تعلیمی حیثیت	تعداد زیر تبلیغ	اشتہارات پمفلٹ	پبلک جلسے یا مناظرے	تعداد دفعہ	تعداد دیہات زیر تبلیغ	نومبایعین
نٹربلہ	۲۲	۴	۵۲	۰	۱	۰	۵	۰
سنور	۱۲	۰	۳۳۰	۵۰	۱	۰	۲	۰
اجمیر	۲	۱	۳۵	۲۵	۰	۰	۴	۰
مگوئی	۳	۱	۷	۴۰۰	۰	۰	۰	۰
مدھ رانجھا	۶	۴	۳۶	۰	۱	۰	۲	۰
کھوماں وڈالہ	۵	۲	۰	۱۰۰	۱	۰	۰	۰
کانتھاں	۹	۱	۵۱	۰	۰	۰	۴	۰
چک نمبر ۱۲۷ الف	۴	۳	۱۰	۸	۰	۰	۳	۰
بھینی بانگر	۱۲	۰	۰	۱۳	۰	۰	۳	۰
ملتان	۲۲	۴	۰	۰	۱	۰	۳	۰
میانوالی	۴	۴	۹	۲۰۸	۱	۰	۱	۰
بوتالی	۱	۰	۱۸	۲۰	۰	۰	۳	۰
کوٹ رحمت خاں	۱۰	۱	۱۶	۲۰	۱	۳	۴	۰
شاہجہان پور	۵	۲	۱۶	۲۰	۰	۰	۲	۰
عزیز پور ڈگری	۵	۰	۵۰	۱	۰	۱	۵	۰
تہال	۷	۴	۱۴	۰	۰	۰	۴	۰
شاہدرہ	۱۱	۳	۵۲	۱۱۰	۱	۲	۲	۰
سانہ والی	۹	۴	۳	۵	۱	۲	۲	۰
ونیگووالہ	۳	۲	۲۲	۵۰۰	۵۰	۰	۳	۰
موہلنکی	۳	۰	۳۰	۲۹۰	۰	۰	۱۵	۰
لائل پور	۲۱	۱	۵۹	۰	۱	۰	۲	۰
کریام	۱۶	۴	۵۷۸	۳۶	۴	۲	۴	۰
احمدی پور	۹	۳	۶	۱۹	۰	۰	۱۶	۰
موسے والہ	۰	۰	۳۹	۱۴	۰	۰	۰	۲۱
دہلی	۱۴	۱	۷۲	۰	۱	۰	۰	۲
پاک پٹن	۳	۶	۰	۱۰۰	۱	۰	۰	۰
سیال کوٹ	۷۱	۴	۰	۰	۱	۱	۱	۰
ٹوپی	۱۵	۰	۴۰	۲۹	۰	۰	۹	۱
صالح نگر	۱۰	۱	۱۲۵	۰	۱	۰	۵	۰
باڈھ	۱۶	۱	۶۰	۴۰	۱	۷	۱۰	۰
برہمن بڑیہ	۹	۲	۷	۲۸	۰	۰	۱	۴
سنگرور	۹	۰	۴۶	۵۰	۰	۰	۰	۰
پٹیالہ	۶	۰	۱۴	۴۰	۰	۰	۰	۰
جاگیریاں	۲۳	۰	۰	۰	۰	۴	۲	۰
محمود آباد فارم	۸	۲	۶۰	۱۰	۰	۴	۴	۰
مانہ	۵	۰	۱۰	۰	۰	۰	۲	۰
حافظ آباد	۲۶	۱	۵	۱۰۰	۰	۰	۷	۱
بھاگہ بھیڈیاں	۱۲	۵	۲۱۵	۳۵	۳	۰	۱۳	۲
پنڈی بھٹیاں	۳	۰	۶۰	۰	۱	۰	۶	۰
پرکوٹ	۵	۰	۳۴	۰	۱	۰	۴	۰
پریم کوٹ	۱۱	۴	۱۰۰	۰	۳	۰	۹	۰
مانگٹ اونچے	۶	۳	۴۵	۰	۰	۰	۴	۰
چک نمبر ۹۶ شمالی	۱۹	۴	۱۹	۰	۱	۰	۳	۰
بھیسے	۳	۰	۷	۰	۱	۰	۹	۰
ملک وال	۵	۰	۷	۰	۱	۰	۳	۱
لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	۲۵	۴	۳	۷۰۰	۱	۰	۱	۱
جہلم	۱۴	۵	۰	۰	۱	۰	۳	۰
آنبہ	۱۵	۱	۱۷۲	۸	۰	۰	۱۳	۱
کڑیال	۷	۴	۲۱۰	۰	۰	۱	۱۵	۰
پٹوا کھائی	۰	۰	۸	۲۰۰	۱	۱۰	۴	۰
چک نمبر ۳۱۲ ج ب ۱۲	۱۰	۳	۶۸	۰	۱	۰	۵	۰
میانوالی خانانوالی کوٹ باجوہ	۱۰	۱		۰	۱	۰	۰	۰
صریح وگورہ	۱۰	۱	۷	۰	۲	۰	۶	۰
کھیوے والی	۶	۱	۲	۰	۰	۰	۴	۰
ادرحماں	۱۵	۱	۱۵	۰	۰	۰	۴	۰
گڑھی شاہو	۰	۰	۰	۰	۱۵۰	۰	۲	۰
باغبان پورہ	۲	۰	۴۲	۰	۱	۰	۱	۰
میزان کل	۵۹۷	۱۰۲	۱۷۹۳	۳۱۷۸	۱۹۰	۲۷	۲۲۳	۳۴

ناظر دعوت و تبلیغ

تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

انصار اللہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر نائب مہتممان تبلیغ اور انسپکٹران تبلیغ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں پہنچتے ہی کام شروع کر دیں گے۔ اور جماعتوں میں باقاعدہ منظم طریق پر کام کرائیں گے۔ لیکن ماہواری رپورٹوں کی رفتار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک کوئی عملی کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ جماعتیں بہت سستی اور غفلت سے کام لے رہی ہیں۔ اس ماہ میں ابھی تک بہت ہی کم جماعتوں کی طرف سے تبلیغی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں نائب مہتممان تبلیغ اور انسپکٹران اور سکرٹریان تبلیغ کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ماہواری رپورٹ باقاعدہ ہر ماہ دفتر میں پہنچنی چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

احراری مولوی کی فتنہ انگیزیاں رنگ لا رہی ہیں

قادیان کے نواح میں احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے

ایک گزشتہ پرچہ میں دیال گڑھ اور ... ایمان کے غریب احمدیوں پر بے پناہ مظالم کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ چونکہ فتنہ پردازوں کو از حد ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ اس لئے ان کی شرارتیں جنگل کی آگ کی طرح بڑھتی جا رہی ہیں۔ احراری مولوی عنایت اللہ نواح قادیان کے دیہات میں دورہ کر کے اپنی گفتگو اور تقریروں میں احمدیوں پر جبر و تشدد کے لئے لوگوں کو اکسا رہا ہے۔ چنانچہ تازہ ترین اطلاع یہ موصول ہوئی ہے۔ کہ اس کی اشتعال انگیزیوں کے زیر اثر موضع ... میں ایک غریب احمدی کو بری طرح زد و کوب کر کے وہاں سے نکال دیا گیا۔ اور یہاں تک سنگدلی اور درندگی کا ثبوت دیا گیا۔ کہ اس کی بیوی کو بھی زد و کوب کیا گیا۔

حکام ضلع گورداسپور اور دیگر حکام تک ہم نے ان بے پناہ مظالم اور حد سے بڑھی ہوئی زیادتیوں کی داستان پہنچانے کی پوری کوشش کی ہے۔ مگر ابھی تک ہماری آواز بالکل بے اثر ثابت ہوئی ہے۔ اور ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ اس میں یقیناً بعض ایسے لوگوں کا ہاتھ ہے۔ جن پر لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کا فرض عائد ہوتا ہے۔

احراریوں کی شرارتوں میں سرکاری آدمیوں کی شرکت

ہم نے اس قسم کی خبروں کے موصول ہونے پر کہ احراری گرد و نواح کے سکھوں کو قادیان پر حملہ کرنے کے لئے اکسا رہے ہیں۔ بعض لوگوں کو تحقیقات کے لئے گرد و نواح میں بھیجا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سکھ زمیندار کسی قسم کی شرارت اور فتنہ انگیزی پر آمادہ نہیں ہیں۔ اور انہوں نے صاف طور پر ہمارے آدمیوں سے کہہ دیا ہے۔ کہ اگرچہ ہمیں احمدیوں کے خلاف کئی رنگوں میں اکسایا جا رہا ہے۔ مگر ہم احرار کے جھانسوں میں ہرگز نہ آئیں گے۔ ہاں اگر ضرورت ہوئی۔ تو احمدیوں کی امداد کے لئے تیار ہیں۔ لیکن باایں ہمہ بعض وہ سکھ جو کوئی سرکاری حیثیت رکھتے ہیں۔ احراریوں کے کھلم کھلا مؤید پائے گئے۔ اور انہوں نے برملا کہہ دیا۔ کہ وہ احرار کے ساتھ مل کر احمدیوں کو ہر ممکن نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ موضع پنڈوری کے سکھ ذیلدار بھگت سنگھ نے علی الاعلان اپنے اس ارادہ کا اظہار بالکل ہی کیا۔ اسی طرح ایک اور سکھ ذیلدار کے متعلق بھی ہمیں اس قسم کی اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ جن کی تصدیق کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ایک گزشتہ پرچہ میں موضع ... کے متعلق احراریوں کی فساد پسندی کا ذکر بھی کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ وہاں پولیس کی چوکی موجود ہے۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ جن مقامات پر کوئی سرکاری آدمی موجود نہیں۔ وہاں کے لوگ تو فتنہ فساد سے بالکل بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن جہاں ذیلدار یا پولیس کے آدمی موجود رہیں۔ وہاں کے متعلق فساد اور شرارت کے اندیشے ہوتے ہیں۔ ان حالات میں کون شخص ہے جو اس بات کو نہ سمجھ لے کہ ضلع گورداسپور کے حکام میں ایسا عنصر موجود ہے۔ جو اپنی ذمہ واریوں کو بالائے طاق رکھ کر ہمارے خلاف شر انگیزی کو تقویت دے رہا ہے۔

ایک ضروری اعلان

محمد عبد اللہ نو مسلم جن کی ریلوے سٹیشن امرتسر پور کی دکان تھی ایک دوست کی رقم اس کے ذمہ تھی۔ لے کر کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو پتہ لگے تو فوراً اطلاع دیں۔ ... چونکہ یہ شخص بد معاملہ ہے۔ اور آئے دن اس کی شکایات آتی رہتی ہیں۔ اس لئے اعلان ...

احراری کس طرح لوگوں کو لوٹ رہے ہیں

احراریوں کی چونکہ تمام شور و شر سے غرض روپیہ جمع کرنا اور مزے اڑانا ہے۔ اس لئے انہوں نے پنجاب کے طول و عرض میں اپنے خاص نمائندے پھیلا رکھے ہیں۔ تاکہ وہ ناواقف اور جاہل مسلمانوں کو طرح طرح کی غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے لوٹیں۔ ان کارندوں نے جو طریق اختیار کر رکھا ہے اس کا پتہ حسب ذیل اطلاع سے لگ سکتا ہے جو جلال پور جٹاں سے موصول ہوئی ہے۔ لکھا ہے:

جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں تین آدمی احراریوں کے لئے چندہ وصول کرتے دیکھے گئے۔ ان میں سے ایک جلالپور کا تھا۔ وہ لوگوں سے کہتے۔ کہ مرزائیوں کے مرکز قادیان میں احمدیوں کے مقابلہ کے لئے احرار نے اڈا جما رکھا ہے۔ وہاں درس تدریس کا سلسلہ شروع ہے۔ اور مسلمانوں کے بچوں کو تعلیم دے کر ہوشیار کیا جا رہا ہے۔ نیز مسلمانوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور ایسا مقابلہ شروع ہے۔ کہ اب احمدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں کر سکتے۔ احمدی جماعت کا ہر فرد اپنی آمدنی کا دسواں حصہ قادیان بھیجتا ہے۔ آپ کو بھی ان کا مقابلہ کرنے کے لئے چندہ دینا چاہئے۔ کوئی چندہ دیتا اور کوئی نہ دیتا۔ اور جو دیتا وہ بھی آنہ دو آنے یا زیادہ سے زیادہ چار آنے۔

حالانکہ قادیان میں احراریوں کا کام سوائے فتنہ و شرارت بدزبانی اور بدگوئی کے اور کچھ نہیں ہے۔ ہندوؤں کی ایک دکان پر بانس کے ڈنڈے سے کپڑے کی ایک دھجی باندھ کر جھنڈا لگا رکھا ہے۔ نہ کوئی ان کا جامعہ ہے نہ وہیں درس تدریس ہوتا ہے۔ غرض یہ سب باتیں ناواقف لوگوں کو لوٹنے کے لئے یونہی گھڑ رکھی ہیں۔

خواب کے ذریعہ بیعت

سارے پنجاب میں خصوصاً ضلع گورداسپور میں احراری سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جس قدر فتنہ پردازی کر رہے اور شورش پھیلا رہے ہیں۔ اس کی انتہا نہیں۔ لیکن باوجود اس کے سعید الفطرت انسان احمدیت میں ہو رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ انہیں قبول حق کی توفیق عطا کر رہا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب کریم بخش ضلع گورداسپور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کا خط بھیجا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔ کہ

"آج رات سحری کے وقت تھا کہ خواب آیا۔ پتنگ برنگ سرخ اڑ رہے ہیں۔ بعد ازاں وہ پتنگ آدمی بن گئے اور اڑ گئے۔ پھر مجھے اشارہ ہوا۔ کہ میاں صاحب قادیان والے سچے ہیں۔ انہیں مان لو اور بیعت کر لو۔ سو التماس ہے کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔"

حیرت انگیز
محض دوستوں کے تقاضہ پر
رعایت
جو لوگ اپنے خطوط ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے انہیں ایکروپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی
موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہیئے
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا
اکسیر لواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
مچھر پروف
ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

احباب کو ضروری اطلاع

بہت بڑا رعایتی اعلان

میعاد بجائے ۱۵ جنوری تک کے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک کر دی گئی ہے

یعنی جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مندرجہ ذیل رعایتی فہرست میں سے دس روپیہ کی رعایتی قیمت کی کتب خریدیں گے۔ ان کو دو روپیہ کی رعایتی متفرق فہرست میں سے حسب پسند کتب اور دی جاویں گی۔ چاہیئے کہ احباب اس ڈبل رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ اور ان رعایتی سستوں کو حاصل کریں۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ

نام	اصل	رعایتی
لجۃ النور عربی مترجم اردو	۶؍	۴؍
سناتن دھرم	۱؍	۰؍
قادیان کے آریہ اور ہم	۳؍	۲؍
نور الحق عربی مترجم	۶؍	۴؍
درثمین عربی مترجم اردو	عہ	۸؍
بحر العرفان قبولیت دعا پر	۶؍	۴؍
تفسیر سورۃ والعصر	۱؍	۰؍
چشمہ صداقت	۶؍	۳؍
زندہ مذہب و زندہ نبی	۵؍	۳؍
تصدیق النبی	۵؍	۳؍
اسلامی اصول کی فلاسفی	۵؍	۲؍
" " گورمکھی ترجمہ	۶؍	۳؍
" " ہندی "	۶؍	۳؍
مکتوبات مسیح موعود	۶؍	۳؍
تفسیر خزینۃ القرآن از ۷ پارہ تا ۲۶ پارہ	[illegible]	[illegible]
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب مکمل	عہ	عہ
اصلاح خاتون	۳؍	۱؍
خطبہ عید الفطر	۱؍	[illegible]
کلمہ طیبہ پر تقریر	۳؍	۲؍
درمکنون فارسی نظمیں	عہ	۸؍
مکتوب بنام سر سید	۱؍	۱؍
دینیات احمدیہ	۴؍	۲؍
عقائد احمدیہ	۶؍	۳؍

نام	اصل	رعایتی
سیرت النبی	عہ	۱۲؍
محسن اعظم	۱؍	۰؍
" انگریزی	۵؍	۲؍
حقیقۃ الامر	۱؍	۱؍
چشمہ توحید	۴؍	۱؍

متفرق نادر تصانیف

نام	اصل	رعایتی
مکمل ریویو براہین احمدیہ	عہ	۸؍
نور ہدایت	۱۲؍	عہ
آئینہ اسلام	۸؍	۵؍
آئینہ سماج	۱۲؍	۶؍
نیوگ درشن	۵؍	۳؍
شہادت لیکھرام	۱؍	۰؍
رد تناسخ	۱؍	۰؍
گوشت خوری	۱؍	۰؍
چشمہ ہدایت	۵؍	۳؍
برگزیدہ رسول	۳؍	۱؍
حربہ تکفیر	۵؍	۴؍
حجۃ البالغہ وفات مسیح پر مکمل رسالہ	۴؍	۲؍
الذاری پیشگوئی	۳؍	۲؍
تائید حق	۵؍	۳؍
تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں جامع کتاب	عہ	۸؍
مباحثہ شیعہ سنی	۴؍	۲؍
مسیح موعود تبلیغی رسالہ	۴؍	۲؍
معین المبلغین	۸؍	۴؍
فلسفہ فلاسفر	۳؍	۲؍
احمدیہ جوبلی	۴؍	۲؍
مباحثہ مالا بار	۴؍	۱؍
اسلام و دیگر مذاہب لیکچر حضرت حافظ صاحب مرحوم		
انسان کامل	۳؍	۲؍
رسول مقبول صلعم	۲؍	۱؍
حقیقۃ المجنون اعتراض مراق کا زبردست جواب	۶؍	۳؍
حربہ آسمانی	۲؍	۱؍

عورتوں اور بچوں کے مطالعہ کے لئے دلچسپ لٹریچر

نام	اصل	رعایتی
انوکھی استانی حصہ اول	۴؍	۲؍
" " دوم	۲؍	۱؍
صبر کا اجر حصہ اول	۴؍	۲؍
" " " دوم	۵؍	۲؍
پنجاب کی سوغات	۱؍	۰؍
اسباق الاخلاق	۴؍	۲؍
نرالی سہیلی	۳؍	۱؍
میٹھی لوری	۱؍	۰؍
اتالیق	۴؍	۲؍

پنجابی کتب

نام	اصل	رعایتی
احمد مہدی	۴؍	۲؍
گلزار مہدی	۲؍	۱؍
چرخہ احمدی	۲؍	۱؍
نشان مہدی	۰؍	[illegible]
ڈھولا احمدی	۱؍	۰؍
مسدس وفات مسیح	۱؍	۱؍
جھوک مہدی	۱؍	[illegible]
سچے بیان	۲؍	۱؍
جھوک مہدی	۱؍	۰؍

ٹریکٹ تبلیغی

نام	اصل	رعایتی
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فی سیکڑہ	[illegible]	عہ
اولو العزم نبی فی سیکڑہ	۱۲؍	۸؍
زندہ نبی فی سیکڑہ	عہ	عہ
شہادت لیکھرام فی سیکڑہ	[illegible]	عہ
مسئلہ نبوت تردید پیغام "	۱۲؍	۱۰؍
مسئلہ کفر و اسلام "	۱۲؍	۱۰؍
ٹریکٹ تردید آریہ "	۱۲؍	۸؍
ایک ہمدردانہ خط	[illegible]	[illegible]
الکسی ہزاری انعامی		
چیلنج		

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضؓ

نام	اصل	رعایتی
فصل الخطاب ہر دو حصہ	[illegible]	[illegible]
ابطال الوہیت مسیح	۳؍	۱؍
حیات نور الدین مجلد	۱۲؍	۸؍

تصنیفات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

نام	اصل	رعایتی
اختلافات کا آغاز	۸؍	۵؍
پیغام آسمانی	۲؍	۱؍
سیاسی لیکچر	۱؍	[illegible]
ہندو مسلم اتحاد پر لیکچر	۸؍	۴؍

قرآن کریم مترجم بطرز آسان
بڑی تقطیع پر جلی قلم

جسکو احباب نے جلسہ پر بچشم خود دیکھ پڑھ کر پسند کر کے بکثرت خریدا ہے۔ اور جس کے متعلق حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم میاں فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے اس سال ایک مترجم قرآن شریف شائع کیا ہے میں نے اس قرآن شریف کو خریدا ہے۔ بلکہ آج کل اسی کا ایک نسخہ میرے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ اس قرآن شریف کی کتابت اور چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور دلکش ہیں۔ اور کتابت کے طریق میں یہ اصول مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ ایک مبتدی کے پڑھنے میں بھی آسانی رہے ترجمہ بھی صاف اور عمدہ ہے۔ مجھے میاں فخر الدین صاحب کی اس کوشش کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین" مرزا بشیر احمد ۵/۱۲/۳۴

باوجود اسقدر مقبولیت عامہ و خاصہ کے قیمت بجائے زیادہ کرنے کے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک بجائے چار روپیہ کے ساڑھے تین روپیہ کر دی گئی ہے۔ اور تین عدد کے خریدار سے نو روپیہ آٹھ آنہ اور چھ عدد کے خریدار سے اٹھارہ روپے لے جاویں گے۔ محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار۔ احباب جلد منگالیں۔

حمائل شریف مترجم بطرز آسان تقطیع کلاں اصل قیمت عہ رعایتی عہ

درس القرآن از حضرت خلیفہ اول رضؓ اصل قیمت عہ رعایتی عہ

دونوں یکجائی کے خریدار سے صرف تین روپے لئے جاوینگے

کلید قرآن مع لغات القرآن جیبی سائز پر اصل قیمت عہ رعایتی صرف ۱ر

حمائل شریف معرا بطرز آسان مجلد سنہری بٹن دار اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی صرف آٹھ آنے

حمائل شریف جیبی خورد اصل قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

حیدر آبادی تفسیری ایڈیشن مرتبہ از حضرت خلیفہ اول رضؓ و حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم اصل قیمت تین روپے رعایتی صرف دو روپے

دو ترجموں والا پارہ اول ایک تفسیری دوسرا لفظی ترجمہ ۱ر

کتاب گھر قادیان

سال نو کے نئے تحفے
مکمل تبلیغی پاکٹ بک

جلسہ کے موقعہ پر افسوس ہے کہ جلد بندی نہ ہو سکنے کے باعث بیسیوں احباب یہ نادر اور مقبول عام تحفہ حاصل نہ کر سکے۔ کیونکہ ایک تو پاکٹ بک کی تیاری دیر سے ہوئی۔ دوسرے جلسہ کے موقعہ پر اسکی خریداری اندازہ سے بڑھ گئی اب کافی تعداد میں مجلد تیار کرائی گئی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ فوراً آرڈر بھیج کر منگالیں۔ کہیں پھر نایاب ہونے کی وجہ سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

پاکٹ بک کی اب تعریف یا تعارف کرانا تحصیل حاصل ہے۔ احباب اس کے فوائد اور خوبیوں سے کافی واقف ہیں۔ ہر میدان مناظرہ اور تبلیغ میں اسوقت صرف یہی اور یہی پاکٹ بک ہی کامل حربہ اور وفادار ہتھیار ہے۔ ہزار کتابوں کی ایک کتاب ہے۔ تمام مذاہب کے متعلق بالعموم اور احمدیت کے متعلق بالخصوص ہر پہلو سے جامع و مانع ذخیرہ موجود ہے۔ پہلے سے دو سو صفحات زائد بڑھ گئے ہیں۔ قیمت صرف عہ قسم دوم ۴ قسم اول مجلد مرا کو عہ ۱۲ ہر احمدی کے جیب میں یہ پاکٹ بک ضرور ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔

بستان احمدؑ
مع چھ عدد فوٹو

جو مندرجہ ذیل تین قیمتی جواہرات کا مجموعہ ہے۔

درثمین اردو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظموں کا مجموعہ قیمت ۴ر مجلد عہ

کلام محمود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اردو نظموں کا مجموعہ مکمل قیمت ۵ر مجلد ۸ر

گلدستہ عرفان حضرت مرزا بشیر احمد و حضرت مرزا شریف احمد صاحبان و حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عرفان بھری نظموں کا مجموعہ

ان تینوں جواہرات کو ایک ہی لڑی میں پرو کر اسکا نام بستان احمد رکھا گیا ہے۔

سیرت مسیح موعود مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت قسم اول ۲ر قسم دوم ۱ر

ولادت مسیح بن باپ غیر مبائعین کی تردید میں لاجواب اور مسکت رسالہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات اس موضوع پر جمع کر دی گئی ہیں۔ قیمت ۱ر

رسالہ ختم نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اس موضوع پر جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ۱ر

ثناء اللہ کا آخری فیصلہ اس میں وہ سب کچھ جمع ہے جو ثناء اللہ چھپانا چاہتا ہے قیمت فی سیکڑہ ۸ر

اشتہار
عارضی کاشت اراضیات نہر مستقل علاقہ پنجند بہاولپور گورنمنٹ
بحکم دربار بہاولپور پنجند نہر کے مختلف راجباہوں پر قریباً سوالاکھ ایکڑ زمین جس کے مختلف تعداد کے قطعات بنائے گئے
ہیں۔ تین سال یا پانچ سال۔ یا اس سے زائد میعاد کے لئے بھی کاشت پر دی جائے گی۔
سربمہر ٹنڈر شرح مالکانہ فی ایکڑ برقبہ پختہ علاوہ مطالبہ مال آبیانہ و دیگر حبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے
دفتر میں مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۵ء شام کے چار بجے تک لئے جاویں گے۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ
جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۸ نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ وی پی مہیا کئے جا سکتے ہیں۔
مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا تحصیلدار صاحب نوآبادی رحیم یارخاں و نائب تحصیلدار صاحب نوآبادی خانپور
جن کے علاقہ جات میں ایسے رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔
دستخط:۔ ڈبلیو۔ ایف۔ جی۔ لیبلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور گورنمنٹ

بقیہ ص۲ مولوی عبدالغفور صاحب کی تقریر

مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ دنیا میں انبیاء اُس وقت مبعوث ہوتے ہیں۔ جب ظلمت انتہاء کو پہنچ جائے شیطنت کا عروج ہو۔ اور گمراہی و ضلالت دنیا کا چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ماکنت بدعاً من الرسل۔ یعنی تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں۔ مجھ سے پہلے بھی ہزاروں انبیاء آئے جس طرح ان کی صداقت کا تم نے امتحان کیا۔ اسی طرح میری صداقت کا امتحان کر لو۔ اور انبیاء کی صداقت کا بڑا معیار یہی ہوتا ہے۔ کہ دنیا اپنی حالت سے اس وقت ظاہر کر رہی ہوتی ہے۔ کہ وہ گندی اور ناپاک ہو گئی ہے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ تو دنیا نے اسی طرح اپنی ناپاکی کا مظاہرہ کیا۔ جس طرح وہ انبیاء اور مرسلین کے مقابلہ میں ہمیشہ کرتی آئی ہے۔ ان گندہ فطرت اور سفلہ طبع لوگوں میں احراری بھی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی دن رات مخالفت کر رہے۔ اور اس قدر اشتعال انگیز حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کہ صبر ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔ ہم نے ایک عرصہ تک ان کی شرارتوں پر صبر کیا۔ ان کی بدزبانیوں سے درگذر کیا۔ اور ان کی بکواس کو پبلک کے سامنے لانے سے احتراز کیا۔ مگر انہوں نے ہماری شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ گویا ہمارے اندر غیرت نہیں۔ اور ہمیں ان کی گالیوں سے تکلیف نہیں ہوتی۔ حالانکہ کون شخص ہے جسے گالی بری نہیں لگتی۔ کون ہے جس کے جان و دل سے پیارے امام و مطاع کو بُرا بھلا کہا جائے۔ اور وہ صبر سے اور چین سے برداشت کرتا چلا جائے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے احکام ہی ہیں۔ کہ ہم خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں۔ ہماری مثال اس وقت ایسی ہی ہے۔ جیسے سرکس میں شیر اور بکری کو یکجا رکھا جاتا ہے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ شیر شیر ہی ہوتا ہے۔ اور بکری بکری۔ مگر سرکس والے کا ہنٹر ایسی چیز ہے جو شیر کو بکری پر حملہ کرنے سے روکے ہوئے ہوتا ہے۔ اور شیر اور بکری کو ایک گھاٹ پر پانی پلواتا ہے۔ اگر سرکس کے شیر اور بکری کو یکجا دیکھ کر کوئی شخص یہ سمجھ لے کہ یہ شیر شیر نہیں۔ تو وہ نادان ہوگا۔ سرکس والے کا ہنٹر ہٹا کر کھلے میدان میں انہیں لاؤ۔ تو پتہ لگ جائیگا کہ کون شیر ہے اور کون بکری۔ اسی طرح کیا ہم یہ نہیں جانتے کہ ان احراریوں کی کیا حیثیت ہے۔؟ کیا ہمیں معلوم نہیں۔ کہ ان کی گالیاں ہمیں کتنی بری لگتی ہیں۔ مگر ہمارے پیارے امام کی ہدایات ہیں۔ جو ہمارے ہاتھوں کو باندھے ہوئے ہیں۔ اس کی مثال ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں نظر آتی ہے۔ مکی زندگی میں ان پر شدائد و مصائب کے پہاڑ گرائے گئے۔ مگر انہوں نے اف نہ کی۔ ان کے سامنے ان کے عزیزوں کو مارا گیا۔ ان کے پیاروں کی ہتک کی گئی۔ ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ انہیں گالی گلوچ اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات انہیں کفار کا مقابلہ کرنے سے باز رکھتیں۔ اور مشرکین یہ سمجھنے لگ گئے کہ مسلمان بزدل ہیں۔ ان کے اندر تاب و طاقت نہیں۔ لیکن جب ہی مسلمان مدینہ پہنچے۔ اور خدا نے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا کہہ کر اجازت دی۔ کہ کفار کا مقابلہ کیا جائے تو وہی صحابہ جنہوں نے سالہا سال کفار کے مظالم برداشت کئے شیروں کی طرح نکلے۔ اور بے سروسامان اور نہتے ہو کر باسامان اور کثیر التعداد دشمن پر غالب آئے۔ اور انہیں مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ اسی طرح آج ہماری حالت ہے۔ شاید گورنمنٹ یہ سمجھتی ہو۔ کہ اس کا دبدبہ اور رعب ہمیں روکے ہوئے ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات چلنے نہیں دیتیں۔ حالانکہ اتنے گندے اتنے بے ہودہ اتنے شرمناک اور اتنے مغلظات سے پُر ٹریکٹ شائع کئے گئے ہیں جنہیں کوئی احمدی ایک منٹ کے لئے بھی سننا برداشت نہیں کر سکتا۔ کھلے بندوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ناپاک الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کا کوئی قانون حرکت میں نہیں آتا۔ ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ غور کرے۔ اس کے حکام کیوں سوئے ہوئے ہیں۔ اور کیوں امن شکن حرکات اپنے سامنے کرا رہے ہیں کیا اس کی وجہ وہی تو نہیں۔ جو ہماری طرف سے بیان کی جاتی ہے۔ کہ حکومت کے بعض ارکان احراریوں سے مل کر قادیان میں فساد کرانے کی سازش کر رہے ہیں۔ بعد ازاں مولوی صاحب موصوف نے احراریوں کے نمائندہ مقیم قادیان مولوی عنایت اللہ کے وہ اشتعال انگیز الفاظ پڑھ کر سنائے۔ جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس قسم کے ناپاک الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ کہ خدا کا مرزا صاحب سے بدفعلی کرنا وغیرہ۔ جب یہ ناپاک اور گندے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پڑھ کر سنائے گئے۔ تو لوگ تڑپ اٹھے۔ اور اتنا جوش و خروش پھیل گیا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر امن تعلیم مدنظر نہ ہوتی تو بالکل قرین قیاس تھا۔ کہ لوگ جوش میں آپے سے نکل جاتے۔ ہر سعید کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور وہ اپنی مظلومیت اور مخالفت کی کھلی کھلی دشنام دہی کو دیکھ کر احکم الحاکمین کی بارگاہ میں آہ و زاری کر رہا تھا بعض آوازیں اٹھیں۔ کہ ہمارے لئے ان الفاظ کا سننا ناممکن ہے۔ خدا کے لئے ہمیں ایسے ناپاک الفاظ نہ سنائے جائیں۔ مگر جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے نہایت جوش سے فرمایا۔ کہ یہ گندے الفاظ ضرور سنائے جائینگے۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ احراریوں نے ہمیں اپنی بدزبانی سے کس قدر دکھ دیا ہے۔ صاحب صدر صوفی عبدالقدیر صاحب نے بھی فرمایا۔ کہ ہم نے اس وقت تک اس معاملہ کو پبلک میں لانا مناسب نہ سمجھا تھا کہ جماعت میں جوش نہ پیدا ہو۔ اور ہم اس انتظار میں متوقع تھے کہ گورنمنٹ اس ظلم کا انسداد کرے گی۔ جو ہم پر متواتر کیا جا رہا ہے ہم نے مختلف حکام کو یہ ٹریکٹ بھیجے۔ اور اس انتظار میں رہے۔ کہ شاید حکومت کی مشینری میں حرکت آئے۔ مگر چونکہ اب تک گورنمنٹ بالکل خاموش ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آپ لوگوں کو وہ گندے اور ناپاک الفاظ سنائے جائیں۔ جو احراری لکھتے اور بکتے ہیں۔ تاکہ پتہ لگے۔ کہ قادیان میں بیٹھ کر ہمارے سامنے ہمارے مخالف کس قدر کمینہ حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

جناب میر قاسم علی صاحب کی تقریر

مولوی صاحب کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب سٹیج پر آئے اور فرمایا۔ احراری لٹریچر جو ہمارے خلاف شائع کیا جاتا ہے اتنا گندہ ہے کہ اب آب از سر گذشت والا معاملہ ہو گیا ہے۔ ہم نے پورے زور کے ساتھ گورنمنٹ تک اپنی آواز پہنچائی جاتی اخباروں میں لکھا۔ تقریروں میں بیان کیا۔ ریزولیوشن پاس کئے مگر ارباب حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ کس قدر ظلم ہے۔ کہ آج گورنمنٹ احرار کی حمایت پر تلی ہوئی ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ بد امن اور گورنمنٹ کے دشمن اگر ہیں تو احراری ہی ہیں۔ احرار کا جب یہاں جلسہ ہوا۔ تو اس وقت حکومت کے متعین افسروں نے ہمیں اپنے لٹریچر کی اشاعت سے روک دیا تھا مگر اسی حکومت کے افسران کے سامنے ہمارے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گند سے بھرے ٹریکٹ احراریوں کی طرف سے شائع کئے گئے۔ اور ہم نے احتجاج کیا۔ تو انہوں نے کہہ دیا۔ کہ ہمارے ہاں کوئی قانون نہیں جس کے رو سے ہم کسی کو اپنے لٹریچر کی اشاعت سے روک سکیں۔ یہ گورنمنٹ کا وہ انصاف ہے۔ جو ہمارے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے۔ ہمارے قلوب کو چھلنی کیا جاتا ہے ہمارے سینوں کو بدزبانی کے تیروں سے چھیدا جاتا ہے۔ ہمارے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا اور ہمارے صبر و قرار کو چھینا جاتا ہے۔ مگر گورنمنٹ کے کان ایسے بہرے ہیں کہ وہ کوئی توجہ نہیں کرتی۔ پھر غضب یہ کہ جن کے سروں پر ملا عنایت اللہ یہاں بیٹھ کر سلسلہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے خلاف دن رات بکواس کرتا رہتا ہے۔ وہ وہی ہیں جن کے گھروں میں فاقے تھے مگر آپ لوگوں کی وجہ سے ان کو کھانے کو ملا۔ وہ آپ لوگوں کا نمک کھاتے ہوئے ہیں۔ مگر اس قدر نمک حرام ہیں کہ ہمارے گھروں سے کھا کھا کر اب وہ ہمارے دشمنوں کی امداد کر رہے ہیں۔ جس قدر گندی گالیاں ہمیں دی جاتی ہیں وہ ایسی دلخراش اور جگر پاش ہیں۔ کہ ہمارے

گھروں کا لوٹا جانا ہماری جانوں کا نکالا جانا۔ ہمارے سامنے ہمارے بچوں اور بیویوں کا ٹکڑے ٹکڑے کیا جانا تو ہم برداشت ہے۔ مگر یہ قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ کہ ہمارے پیارے مسیح و مہدی اور خدا کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت بے حیائی اور ڈھٹائی سے بدزبانی کی جائے۔ اشتہاروں میں لکھا جاتا ہے۔ کہ مرزا نعوذ باللہ ایک فاحشہ عورت تھا۔ اور یہ بے حیائی اس مقدس انسان کی ذات کے خلاف کی جاتی ہے۔ جو لاکھوں کا امام ہے۔ جو قادیان کا مالک اور یہاں کا رئیس ہے۔ اور جسے نہ صرف اپنوں میں بلکہ غیروں میں بھی عزت و عظمت حاصل ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کے ذمہ دار بعض سرکاری حکام ہیں بلکہ خود پولیس یہ سب کچھ کرا رہی ہے۔ اور ہماری یہ ساعت ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب کے سامنے آخری مرتبہ یہ صورت حالات کھول کر رکھ دیں۔ اور اسے کہہ دیں کہ وہ دس دن کے اندر اندر اس ظلم عظیم کا ازالہ کرے۔ ورنہ پھر صورت حالات پر مزید غور کر کے اپنی حفاظت کے لئے ہم خود کوئی راہ تجویز کرنے پر مجبور ہوں گے۔

میر قاسم علی صاحب نے بھی جب احراریوں کے ٹریکٹ میں سے بعض دلخراش فقرات پڑھ کر سنائے۔ تو مجمع میں سے احراریوں پر لعنت لعنت کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اور اتنا جوش پھیلا۔ کہ اگر گورنمنٹ نے اب بھی توجہ نہ کی۔ تو اس کے متعلق اس پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہو گی۔

جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب کا پیش کردہ ریزولیوشن

جناب میر قاسم علی صاحب کے بعد جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں احراریوں کی حرکات اور پولیس کے رویہ کا ذکر کرنے کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

"ہم نہایت ادب سے نواب گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب کی خدمت میں وہ ٹریکٹ پیش کرتے ہیں۔ جس نے ہمارے مذہبی جذبات کا ایسا خون کیا ہے۔ کہ کوئی دنیاوی حکومت اپنے قتل عام سے بھی کسی قوم کے جذبات کا ایسا خون نہیں کر سکتی۔ مذہبی احترام اور عزت کے قیام کے لئے مذہب کے فدائی جسمانی خون ریزی کا خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے رہے ہیں۔ اور مذاہب کی عظمت کے برقرار رکھنے کے لئے اپنی زندگیوں کی قربانی کو بہترین انعام سمجھتے رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنے مذہب کے اصول کے ماتحت چونکہ گورنمنٹ کے وفادار رہنے کے بھی پابند ہیں۔ اس لئے ہم پر وہ ظلم ہو رہا ہے جو کسی باغیرت مذہبی قوم نے آج تک نہ دیکھا نہ برداشت کیا ہو گا۔ وہ ظلم یہ ہے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے مجمعوں میں بزرگوں اور عورتوں کو ان کے مقدس بانی مذہب کے خلاف ایسے فحش اور گندے الزامات سے بھرے ہوئے ٹریکٹ گذشتہ جلسہ سالانہ پر بانٹے جاتے رہے ہیں۔ جن کو دنیا میں کوئی باغیرت انسان اپنے کسی بزرگ کی نسبت برداشت نہیں کر سکتا۔ جلسہ سالانہ کو ہوئے قریباً ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور یہ ٹریکٹ ان حکام کو پیش کئے جا چکے ہیں۔ جو وفادار رعایا کے جذبات کو ظالم کی زد سے بچانے کے لئے یہاں گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو کر آئے تھے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اب تک ان ٹریکٹوں کے لکھنے والے کے خلاف کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ گویا کہ گورنمنٹ کے حکام کی رائے میں کوئی ناجائز اور قابل گرفت فعل ہی نہ تھا۔ اور یا یہ کہ احمدی جماعت اور اس کے افراد کے جذبات مذہبی کی کوئی وقعت ہی نہیں ہے۔ یہ نتائج گورنمنٹ کے حکام کے موجودہ طرز عمل سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم یہ سمجھ کر کہ ممکن ہے کہ یہ ٹریکٹ اب تک گورنمنٹ عالیہ کے اعلیٰ حکام کے پاس اپنی اصلی صورت میں نہیں پہنچا ہے اس ٹریکٹ کا ترجمہ کر کے نواب گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں بھجواتے ہیں۔ تا ہمارا یہ شک دور ہو جائے۔ کہ ایسا تو نہیں ہے کہ بغیر اطلاع گورنمنٹ یہ ٹریکٹ شائع ہو رہا ہے اس کا ترجمہ بھیج کر دس روز انتظار کر کے پھر جلسہ کریں۔ تا دوسرے جلسہ میں گورنمنٹ کا جواب جماعت کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اگر گورنمنٹ کا جواب نہ آئے۔ تو پھر مزید غور کیا جائے ؛

یہ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا ؛

جناب چوہدری فتح محمد صاحب کا پیش کردہ ریزولیشن

پھر جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے نے فرمایا میری تجویز یہ ہے۔ کہ احراریوں کا یہ گندہ اور اشتعال انگیز لٹریچر اخبار "الفضل" میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اندازہ لگا سکیں۔ کہ ہمارے مخالف کس قدر گندے اور کمینہ فطرت تھے اور انہوں نے ہمیں کتنا دکھ دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جب لمبا سال کے ظلم و ستم سہنے کے بعد تلوار اٹھائی۔ اور کفار کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں۔ تو لوگ کفار کے مظالم بھول گئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں پر یہ اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ کہ انہوں نے تلوار کے زور سے اپنا مذہب پھیلایا۔ اسی طرح اب ہمیں کہا جاتا ہے۔ کہ تم مسلمانوں کو کافر کہتے ہو۔ حالانکہ فتویٰ تکفیر سب سے پہلے ہم پر مولوی محمد حسین بٹالوی اور ہندوستان کے علماء نے لگایا۔ لیکن وہ اب اپنی باتوں کو بھول چکے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کچھ عرصہ بعد ان لوگوں کو اپنی یہ شرارتیں بھول جائیں۔ اور کہنے لگ جائیں۔ کہ احمدیوں نے زیادتی کی۔

احراریوں کی طرف سے قادیان میں فساد انگیزی کی کوششیں

۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء کو لوکل جماعت احمدیہ کا ایک عظیم الشان جلسہ سیاسی انجمن کی تاسیس کے لئے منعقد ہوا جس کی مفصل روئداد دوسری جگہ درج کی گئی ہے جب احراری مولوی کی یاوہ گوئی اور بہتان طرازی سن کر احمدی مجروح دلوں اور پرنم آنکھوں کے ساتھ گھر واپس جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک دوکان پر ادنیٰ طبقہ کے تین چار آوارہ آدمی بیٹھے احمدیوں کے خلاف درشت کلامی کر رہے تھے۔ اور پولیس کا ایک ہیڈ کنسٹیبل ان کی حفاظت کے لئے ڈنڈا ہاتھ میں لئے ان کے پاس کھڑا تھا۔ یہ بات پولیس کے انچارج صاحب کے نوٹس میں اسی وقت لائی گئی ؛

احرار سے تعلق رکھنے والوں کی اس حرکت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کسی خفیہ طاقت کے سہارے قادیان میں فساد اور بدامنی پیدا کرنے کے لئے کس قدر بے باکی دکھا رہے ہیں۔ اور احمدیوں کے زخمی دلوں پر کس بے دردی سے نمک پاشی کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہ مسجد جہاں احراری ہر وقت بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔ اور جس کے اردگرد تمام احمدیوں کے مکانات ہیں۔ وہاں جولاہوں نائیوں دھوبیوں اور کمہاروں وغیرہ کے لڑکوں کو احراری مولوی عنایت اللہ دن رات فحش گوئی و شیا داران سے اونچی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت گندی اور فحش گالیاں نکلواتا رہتا ہے جس سے قرب و جوار میں رہنے والے احمدی ہر وقت انگاروں پر لوٹ رہے ہیں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ۲۴ جنوری کو اس مسجد میں نہایت ہی اونچی آواز سے حسب ذیل فقرے اور اسی قسم کے اور بھی محض احمدیوں کو اشتعال دلانے کے لئے گائے گئے کہ نداے مہدی نہ اے عیسیٰ جو در قادیاں آیا ہے دجال نکلے آیا ہے حکومت کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ احمدی بھی انسان ہیں۔ ان کے اندر بھی احساسات اور جذبات ہیں۔ ان کے صبر کی بھی آخر کوئی حد ہے پھر وہ کیوں علی الاعلان فساد آرائی کی اجازت دے رہی ہے ؛

احراریوں کی نازک مزاجی اور بہانہ سازی

۲۳ جنوری کو جماعت احمدیہ نے احراریوں کی حد سے بڑھی ہوئی بدزبانیوں اور اشتعال انگیزیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے جو جلسہ کیا۔ اس کی آڑ لے کر احراریوں نے چند ایک لوہاروں۔ نعلبندوں اور حجاموں کی دوکانیں بند کرا کے اس کا نام ہڑتال رکھ دیا۔ اور یوں اعلان کیا۔ کہ چونکہ کل کے جلسہ میں احمدیوں نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ اس لئے ہم احتجاج کرتے ہیں۔ گویا ان کی نزاکت طبع کو اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ احمدی ان فحش اور گندی گالیوں کو جو احراری مولوی نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی